تنقید و محاسبہ
جاء الحق وزهق الباطل

مولانا محمد زمان ڈیروی فاضل دارالعلوم حقانیہ

بخاری اور دیگر کتب حدیث پر

تمنا عمادی کے الزامات کی حقیقت

گذشتہ سے پیوستہ

محمد بن فضیل کے ثقہ ہونے میں ہمیں کسی قسم کا شک نہیں۔ لیکن جب وہ خود شیعیت کے الزام میں متہم ہیں۔ تو آپ کا قول اصول جرح و تعدیل کی رو سے یزید بن ابی زیاد کے حق میں مقبول نہیں ہے۔

مولانا عبدالحی اللکھنوی نے اپنی کتاب الرفع والتکمیل کے صفحہ پر لکھا ہے:

ولا ينبغي لك ان تاخذ بقول كل	اللہ آپ کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ آپ ہر
جارح في اي راو كان وان كان ذلك	جارح کے قول کو ہر راوی کے حق میں صحیح سمجھیں
الجارح من الائمة او من مشهوري	اگرچہ وہ جارح مشہور علماء میں سے کیوں نہ ہو
علماء الامة فكثيرا ما يوجد امر يكون	اس لئے کہ بہت سے ایسے عوارضات
مانعا من قبول جرحه وحينئذ	ہوں گے جن کی وجہ سے اسکی جرح بھی مقبول
يحكم برد جرحه وله صور كثيرة	نہ ہوگی اور اسی وقت اسکی جرح کو رد کرنے
لا تخفى على مهرة كتب الشريعة	کا حکم دیا جائے گا اور اسکی مختلف صورتیں
فمنها ان يكون الجارح في نفسه مجروحا	ہیں جو اہل فن پر مخفی نہیں ہیں ان میں ایک یہ
فح لا يبادر الى قبول جرحه وكذا التعديل	بھی ہے کہ جارح فی نفسہ مجروح ہو تو اس وقت
مالم يوافقه غيره۔	اگر دوسرے ائمہ کی طرف سے جرح نہ ہو تو
(الرفع والتکمیل صفحہ)	نہ اسکی جرح کا اعتبار ہے اور نہ تعدیل کا۔

اس کے علاوہ صفحہ ۱۶ پر جارح اور معدل کی شروط مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں،

يشترط في الجارح والمعدل العلم والتقوى	جارح اور معدل کیلئے علم، تقویٰ، سچائی،

والورع والصدق والتجنب عن التعصب	پرہیزگاری، عصبیت سے خالی ہونا اور
ومعرفة اسباب الجرح والتزكية ومن ليس	جرح وتعدیل کے اسباب جاننا ضروری ہے
كذلك لا يقبل منه الجرح ولا التزكية	اور جس شخص میں یہ صفات موجود نہ ہوں
	نہ اسکی جرح اور نہ اس کا تزکیہ مقبول ہے۔

تو ان دلائل کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کیا محمد بن فضیل میں یہ سب شروط موجود ہیں بلکہ کسی نے بھی آپ کو ائمہ جرح وتعدیل میں نہیں لکھا ہے۔ اس لئے آپ کا قول یزید بن ابی زیاد پر حجۃ نہیں ہے۔

محقق موصوف اپنی عادت جاری رکھتے ہوئے سنن کے رواۃ کے علاوہ صحیح بخاری کے راویوں کیطرف بھی ہاتھ بڑھایا۔ فرماتے ہیں:

"ابو اسحٰق السبیعی، سلیمان الاعمش، منصور بن المعتمر وغیرہم کوفے کے سرخیل محدثین تھے۔ صحاح ستہ کی ہر کتاب ان کی حدیثوں سے بھری پڑی ہیں۔ اور یہ سب شیعہ تھے" (ماہنامہ فکر ونظر ۱۹۶۱ء ص ۲۴)

صحیح بخاری کے راویوں کا درجہ

اس سے پہلے کہ ہم ان بڑے ائمہ کرام کا ثقہ ہونا ثابت کریں یہ بات ضروری ہے۔ کہ بخاری کے رواۃ کا درجہ بیان کردیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجرؒ صحیح بخاری کی ترجیح اجمالاً نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

واما من حيث التفصيل فقد قررنا	بخاری شریف کی فضیلت تفصیلاً یہ ہے
ان مدار الحديث الصحيح على الاتصال	کہ ہم یہ ثابت کرچکے کہ حدیث صحیح کا دارومدار
واتقان الرجال وعدم العلل و	اتصال سند اور اتقان رجال پر ہے۔
عند التأمل يظهر ان كتاب البخاري	(یعنی اس کے رجال ثقات ہوں اور ان میں
اتقن رجالاً واشد اتصالاً۔	کسی قسم کی جرح نہ ہو۔) اور غور کرنے کے بعد
(مقدمہ فتح الباری ص ۹)	یہ خود بخود معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ صحیح بخاری

اتقان رجال اور اتصال سند میں سب سے ارجح ہے۔

اس کے علاوہ طاہر بن صالح الجزائری المتوفی ۱۳۳۸ھ اپنی کتاب توجیہ النظر کے ص ۱ پر رقمطراز ہیں۔

فقد كان ابو الحسن المقدسي يقول	ابو الحسن المقدسی فرماتے تھے۔ کہ جس شخص
في الذي خرج عنه في الصحيح هذا	سے امام بخاری اپنی کتاب میں روایت کی ہے۔
جاز القنطرة يعني بذلك انه	وہ پل سے گذر گیا۔ (یعنی مقصود کو پہنچ گیا)
لا يلتفت اليه ما قيل فيه۔	اس کے بعد اس میں کسی کی جرح کا اعتبار نہیں ہے۔

اور اسی صفحہ پر لکھتے ہیں :

وقبل الخوض فیہ ینبغی لکل منصف ان یعلم ان تخریج صاحب الصحیح لای راو کان مقتض لعدالتہ عندہ وصحۃ ضبطہ وعدم غفلتہ ۔	اور اس بحث میں مشغول ہونے سے پہلے ہر منصف مزاج کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بخاری کا ہر راوی سے روایت کرنا اس راوی کی عدالت اور اسکی عدم غفلت کا مقتضی ہے ۔

بخاری شریف کے رجال کے متعلق ائمہ کے یہ اقوال غور سے پڑھنے کے بعد اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ بخاری شریف کی صحت میں کلام کیا جائے ۔ لیکن مقالہ نگار نے چند ایک نام ذکر کر کے ان پہ معمولی جرح کا ذکر کیا ہے ۔ اس لئے مناسب ہے کہ ان ائمہ کا حال بیان کر دیں اور بات صاف ہو جائے ۔ چنانچہ سب سے پہلے ابو اسحق سبیعی کا ترجمہ تہذیب التہذیب سے نقل کرتے ہیں ۔

قال عبد اللہ بن احمد قلت لابی ایما احب الیک ابو اسحق او السدی فقال ابو اسحق ثقۃ ۔ (تہذیب ص ۶۳ ج ۸)	عبداللہ بن احمدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (امام احمدؒ) سے کہا کہ ابو اسحق سبیعی اور سدی ان دونوں میں آپ کو کون زیادہ محبوب ہے۔ تو امام احمدؒ نے فرمایا کہ ابو اسحق ثقہ ہیں۔

پھر فرماتے ہیں :

وقال ابن معین والنسائی ثقۃ وقال العجلی کوفی تابعی ثقۃ ۔	یحیی بن معین اور نسائی فرماتے ہیں کہ ابو اسحق سبیعی ثقہ ہیں۔ امام عجلی فرماتے ہیں کہ ابو اسحق کوفہ کے رہنے والے تابعی اور ثقہ ہیں۔
وقال ابو حاتم ثقۃ ہو احفظ من ابی اسحق الشیبانی وشبہ الزہری فی کثرۃ الروایۃ والساعہ فی الرجال ۔ (تہذیب ص ۶۵ ج ۸)	امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ وہ ایسے ثقہ کہ ابو اسحق شیبانی سے بھی زیادہ حافظ ہیں۔ اور کثرت حدیث میں امام زہریؒ کے مشابہ ہیں۔
وقال ابن المدینی احصینا شیختہ نحوا من ثلاث مائۃ شیخ وقال مرۃ اربع مائۃ وقد روی عن سبعین او ثمانین لم یرو عنہم غیرہ ۔ (تہذیب ص ۶۴ ج ۸)	علی بن المدینی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کے شیوخ کی تعداد تقریباً تین سو اور بعض وقت کہتے کہ چار سو تک شمار کی ہے اور ستر یا اسی ایسے شیوخ سے روایت کی جن سے اور کسی نے روایت نہیں کی۔

مذکورہ مشہور ائمہ کی توثیق کرنا کوئی معمولی بات نہیں، اس کے باوجود علامہ موصوف نے ان پر شیعہ کا حکم چسپاں کردیا۔ اور یہ واضح نہیں کیا کہ آپ کو شیعہ کہنے والے حضرات کون ہیں افسوس کہ مولانا کچھ انصاف سے کام لیتے اور تہذیب کی عبارت نقل کردیتے تاکہ اس سے یہ معلوم ہوجاتا کہ آپ کو شیعہ کس نے کہا ہے۔ اور کیا اس کا قول آپ پر حجۃ ہے یا نہیں ——— خیر اگر آپ سے یہ رہ گیا تو ہم اسکو مکمل طور پر نقل کردیں گے :

تہذیب التہذیب صہ۹۶ پر علامہ ابن حجرؒ نقل فرماتے ہیں :

وقال ابو اسحٰق الجوزجانی کان من اھل الکوفہ لا تحمد مذاھبھم یعنی التشیع ھم رئوس محدثی الکوفہ مثل ابی اسحٰق والاعمش و منصور وزبید وغیرھم ۔	ابو اسحٰق جوزجانی فرماتے ہیں۔ کہ کوفے کی ایک قوم جن کے مذاہب یعنی شیعیت کی تعریف نہیں کی جاسکتی اور وہ کوفے کے محدثین کے سردار تھے۔ جیسے ابو اسحٰق اعمش منصور اور زبید وغیرہم۔

جوزجانی کا قول حجۃ نہیں

تو اب معلوم ہوا کہ علامہ موصوف کا شیعہ کا حکم لگانے کا دارومدار امام جوزجانی پر ہے۔ اب یہ جوزجانی کون تھے ؟ اس کے لئے تہذیب التہذیب صہ۱۸۲ پر علامہ ابن حجرؒ نقل کرتے ہیں کہ :

وقال ابن عدی کان شدید المیل الی مذھب دمشق فی المیل علی علی رضی اللہ عنہ ۔	ابن عدی فرماتے ہیں۔ کہ آپ حضرت علی کے خلاف اہل دمشق کے مذہب کی طرف میلان کرتے تھے۔

پھر فرماتے ہیں :

وقال السلمی عن الدارقطنی بعد ان ذکر توثیقہ لکن فیہ انحراف عن علی اجتمع علی بابہ اصحاب الحدیث فاخرجت جاریۃ لہ فروجۃ لتذبحھا فلم تجد من یذبحھا فقال سبحان اللہ فروجۃ لا یوجد من یذبحھا وعلی یذبح فی ضحوۃ نیفا	امام سلمی دارقطنی سے نقل کررہے ہیں۔ کہ آپ نے جوزجانی کی توثیق کرنے کے بعد فرمایا لیکن وہ حضرت علی سے انحراف کرنے والے تھے۔ آپ کے پاس محدثین آئے تو آپ کی کنیز نے مرغی کا بچہ باہر ذبح کرنے کیلئے لی گئی تو اسکو کوئی ذبح کرنے والا شخص نہیں ملا۔ تو جوزجانی نے تعجب سے سبحان اللہ

عشرین الف مسلم قلت وکتابہ	کہتے ہوئے کہا کہ ایک مرغی کے بچہ کو ذبح
فی الضعفاء یوضح مقالتہ ورأیتہ	کرنے والا نہیں ملتا اور حضرت علیؓ نے
فی نسخہ من کتابہ ابن حبان حریزی	دوپہر کی گرمی ہی میں ہزار سے زائد مسلمانوں
المذھب۔	کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ ابن حجرؒ فرماتے ہیں

کہ اسکی کتاب الضعفاء اس کے اس مقالہ کی وضاحت کرتی ہے۔ اور میں نے ابن حبان کی کتاب کے کسی نسخہ میں یہ دیکھا تھا کہ وہ حریزی المذہب تھے۔

تو اس سے معلوم ہو گیا کہ ابراہیم بن یعقوب جوزجانی خود مجروح شخص ہیں۔ تو اس کا قول ہم ابو اسحٰق سبیعی جیسے امام پر کیسے حجۃ ٹھہرائیں۔ اور یہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ جو شخص خود مجروح ہو اسکی جرح مقبول نہیں۔

اس کے علاوہ علامہ ابن حجر تہذیب التہذیب ص۹۳ ج۱ پر ابان بن تغلب کے ترجمہ میں جوزجانی کا قول ابان بن تغلب کے متعلق زائغ مذموم المذہب نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ :

واما الجوزجانی فلا عبرۃ بحطہ علی	یعنی ابراہیم بن یعقوب جوزجانی کا قول کوفیین
الکوفیین فالتشیع فی عرف المتقدمین	کی تنقیص میں بالکل معتبر نہیں ہے۔ کیونکہ متقدمین
ھو اعتقاد تفضیل علی علی عثمان	کی اصطلاح میں شیعیت صرف یہ ہے کہ
وان علیا کان مصیبا فی حروبہ	وہ حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت
وان مخالفہ مخطئ مع تقدیم الشیخین	دیتے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کو جنگ میں
وتفضیلھما الی قولہ واما التشیع فی	حق بجانب سمجھتے ہیں اور آپ کے مخالف
عرف المتأخرین فھو الرفض المحض	کو باطل پر باوجودیکہ وہ شیخین کو حضرت علی
فلا تقبل روایۃ الرافضی الغالی۔	پر تفضیلت دیتے اور متاخرین کی اصطلاح
(تہذیب ص۹۳)	میں شیعیت محض رافضیت ہی ہے۔

تو رافضی غالی کی روایت بالکل مقبول نہیں ہے۔

اس کے علاوہ علامہ ابن حجرؒ لسان المیزان ص۱۶ پر فرماتے ہیں :

ومن ینبغی ان یتوقف فی قبول قول	اور یہ بات قابل توجہ ہے۔ کہ اگر جارح اور
الجارح من کان بینہ وبین من جرحہ	مجروح کے درمیان کوئی اعتقادی اختلاف
عداوۃ سببھا الاختلاف فی الاعتقاد	کی وجہ سے دشمنی ہے تو اسکی جرح میں توقف

فان الحاذق اذا تأمل ثلب ابی اسحاق الجوزجانی لاهل الکوفة رأی العجب وذلك لشدة انحرافه فی النصب وشهرة اهلها بالتشیع فتراه لا یتوقف فی جرح من ذکره منهم بلسان ذلقة وعبارة طلقة حتی انه اخذ یلین مثل الاعمش ونحوهم

کیا جائے گا۔ اس لئے کہ سمجھدار شخص اگر غور وفکر سے کام لے تو ابواسحٰق جوزجانی کا اہل کوفہ پر عیب لگانے سے تعجب کریں گے اور اسکی وجہ یہ ہے تو آپ ابواسحٰق جوزجانی کو دیکھیں گے کہ وہ اہل کوفہ کو تیز زبان اور کھردرہ عبارت کے ساتھ مجروح کرنے میں کسی قسم کا توقف نہیں کریں گے۔ حتی کہ وہ اعمش وغیرہ جیسے امام کا ضعف بیان کرنے لگے۔

اسی طرح علامہ محمد زاہد الکوثری اپنی کتاب تانیب الخطیب کے ص۵۱ پر رقمطراز ہیں۔

وابن ابی حاتم من اعرف الناس ان الجوزجانی منحرف عن اهل الکوفة حتی استقر اهل النقد فیه علی انه لا یقبل له قول فی اهل الکوفة

ابن ابی حاتم ابواسحٰق جوزجانی کو خوب بہتر جانتے ہیں کہ وہ اہل کوفہ کے سخت مخالف ہیں بلکہ ائمہ جرح وتعدیل نے فرمایا کہ جوزجانی کا قول اہل کوفہ میں بالکل ناقابل قبول ہے۔

مذکورہ بالا دقائق کی روشنی میں ابواسحٰق سبیعی اور جوزجانی کے درمیان فرق مراتب بالکل واضح ہے۔ تو جوزجانی کی جرح کا اعتبار اتنے بڑے امام کے حق میں ہرگز مقبول نہیں۔ علاوہ ازیں ائمہ نے تصریح کردی کہ جوزجانی کا قول کسی کوفی راوی کے حق میں معتبر نہیں کیونکہ آپ یہ جرح اپنی عصبیت اور اعتقادی اختلاف کی بناء پر کر رہے ہیں۔ اور یہ ہم پہلے ثابت کر چکے کہ ایسے شخص کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں۔ تو محقق موصوف کی اس عبارت پر تعجب ہے کہ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ جارح متعصب ہے اور اس کا قول مقبول نہیں ہوتا۔ بلکہ شاید مولانا نے قائل کا نام اسی لئے نہیں کیا۔ نیز مولانا موصوف کو قواعد جرح وتعدیل کی رو سے ہرگز ٹھیک نہیں تھا کہ آپ نے صرف جرح کا قول نقل کرکے تعدیل کے اقوال چھوڑ دئے۔

ہندوستانی حضرات اپنا چندہ "سید ازہر شاہ صاحب قیصر شاہ منزل۔ دیوبند (سہارنپور۔ انڈیا)" کے نام ارسال فرما کر ہمیں اطلاع دیں، پرچہ جاری کردیا جائے گا۔

براہ کرم خط وکتابت کے وقت اور منی آرڈر کے کوپن پر اپنا خریداری نمبر اور پتہ صاف وخوشخط لکھا کریں۔

جن خریدار حضرات یا ایجنٹوں کے ذمہ رقوبات باقی ہیں ان سے درخواست ہے کہ جلد از جلد حساب بیباک کرکے ایک خالص دینی ادارہ کو خسارہ سے بچانے میں مدد دیں۔